

ہندوستانی سنیما کا اہدائی رزمیہ کہی جانے کے لائق فلم 'مدر انڈیا' اکتوبر ۱۹۵۷ء میں نمائش کے لئے پیش کی گئی تھی۔ اس کے فلم ساز اور ہدایت کار محبوب خاں تھے۔ دیہی ہندوستان کے ایک خاندان کی اس تلخ و شیریں کہانی کی وجہ سے ہندوستان کو پہلی بار آسکر میں نامزدگی ملی۔ ۱۹۵۸ء میں غیر ملکی زبان کی بہترین فلم کے لئے مدر انڈیا کو نامزد کیا گیا۔ اس فلم میں ترگس نے اپنی اداکاری کے بے پناہ جوہر اجاگر کئے ہیں۔ اس کردار میں ایسی اخلاقی قدروں اور روایتوں کی تجسیم ہوئی تھی جو روایتی ہندوستانی معاشرے کی بنیاد ہیں۔ اس کردار کے باغی بیٹے کارول سٹیل وٹ نے کیا تھا جو آگے چل کر ترگس کے شوہر بنے۔



لیجنڈہ پولیسٹر برائے مدر انڈیا، ریجنلہ بنگلہ، خصوصی کاسٹ رائٹ مالک محبوب پولیسٹر انڈیا، ممبئی

جنوری ۱۹۵۷ء میں صدر ڈوائسٹ ڈی آئیزن ہاور کو دوسری معیاد کیلئے صدر کے طور پر حلف دلایا گیا تھا۔ انہوں نے اپنی پہلی تقریر میں اتحاد اور آزادی کا نعرہ بلند کرتے ہوئے اس کا اعلان کیا کہ امریکہ 'ایک ایسی دنیا میں، جہاں اخلاقی قوانین غالب ہیں، امن و انصاف کی تعمیر کے ٹھوس اور مقررہ مقصد کی تکمیل کے لئے کام کرے گا'۔ اس کے دو برس کے بعد آئیزن ہاور ہندوستان کا دورہ کرنے والے پہلے امریکی صدر بنے۔ ۱۹۵۷ء کا شہری حقوق قانون ان کے دورِ صدارت میں ہی پیش کیا گیا اور اس کے ساتھ شہری حقوق قانون سازی پروگرام کا آغاز ہوا جس میں بعد ازاں ۱۹۶۳ء کا شہری حقوق قانون اور ۱۹۶۵ء کا ووٹنگ حقوق قانون جوڑ دیا گیا جس نے امریکہ میں ذات پات کی بنیاد پر تمام سرکاری تفریقات کو غیر قانونی بنا دیا۔

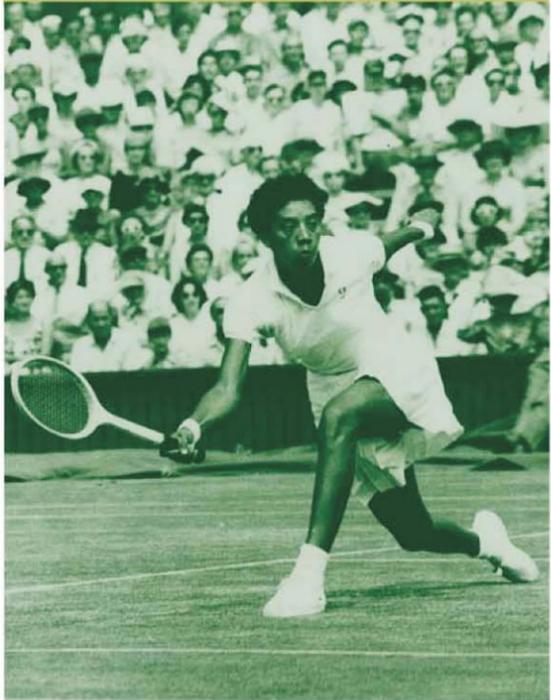


۵۰ سال پہلے

۱۹۵۷ء میں امریکی اور ہندوستانی کس چیز کے بارے میں بات کر رہے تھے

دیبا نجلی ککاتی

۳۰ سالہ اٹھیا گیسٹ نے ویسٹ انڈین میں خواتین کے سنگٹس مقابلے میں خطاب جیتنے والی پہلی افریقی امریکی خاتون ہونے کا شرف حاصل کیا۔ نیویارک سٹی میں ان کے اعزاز میں ٹریپ ریڈ منعقد کرائی گئی اور نیویارک سٹی ہال میں ان کا سرکاری خیر مقدم کیا گیا۔ اٹھیا گیسٹ نے اگلے گرانڈ سلیم مقابلے میں بھی خواتین کا سنگٹس کا خطاب جیتا۔ فارسٹ ہلس میں انہوں نے امریکی ٹیمپٹن شپ جیتی اور دنیا میں نمبر ایک کھلاڑی کا اعزاز حاصل کیا۔ ایشیا میں ٹینس کے فروغ کے لئے امریکی حکمہ خارجہ کی کفالت سے گیسٹ نے ۱۹۵۵ء میں ہندوستان کا دورہ کیا۔



© بی بی سی، نیپلیو، نیپلیو

وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے ۱۳ جنوری ۱۹۵۷ء کو ڈیس میں بہرا کڈ ڈیم کا افتتاح کیا جو کہ دنیا کے سب سے طویل باندھوں میں سے ایک ہے۔ یہ باندھ اور اس سے ملحق پشٹن کل ملا کر ۲۵.۸ کلومیٹر لمبے ہیں۔ یہ ڈیم دریائے مہاندی پر بننے والے ڈیمس کے سلسلے کی پہلی کڑی تھا۔ ۷۳۵ مربع کلومیٹر کا بہرا کڈ ذخیرہ آب ہندوستان میں بنائے گئے آبی ذخائر میں سب سے بڑا ہے جہاں چھ ملین ایکڑ فٹ پانی سے زیادہ پانی جمع کرنے کی گنجائش ہے۔ اس ذخیرہ آب سے نکلنے والی نہروں سے ۱۹۵۰ء ۲۰ ہیکٹر زمین کی آبپاشی ہوتی ہے۔ اس ڈیم پر لگے ہوئے جزیر اور ایک ماتحت پاور ہاؤس میں ۲۳۳۵۰۰ کلو واٹ بجلی پیدا کرنے کی اہلیت ہے۔ امریکہ کے تکنیکی تعاون مشن نے اس پروجیکٹ کیلئے تقریباً ۳۰ ملین ڈالر کے آلات دیئے ہیں۔





بشکرہ انکاسی آف ہوشن پنکھوس آرد اینڈ سائنسی

ایک ایسی دنیا کے لئے جس میں ہاتھ سے چائی دینے والی گھڑیوں کا رواج تھا، تھوہلی کا وقت آ گیا تھا۔ لین سینٹر، ہلسلوانیہ میں قائم کی گئی کمپنن واقعہ کہتی ہے، ۱۹۵۷ء کو بڑے ترکہ واقفنام سے دنیا میں بیٹری سے چلنے والی پہلی گھڑی بازار میں لانے کا اہتمام کیا۔ اس گھڑی کا نام ”ونچورا“ تھا جس کا ڈیزائن بے جوز تھا مگر اس میں نئی اختراعی تکنالوجی استعمال کی گئی تھی۔ ونچورا پہلی بار ۲۳ مئی ۱۹۵۷ء کے کس میں پیش کی گئی جس میں کالے یا سلور ڈائل کا انتخاب موجود تھا۔ شروع میں ۲۳ مئی ۱۹۵۷ء کے کس میں بھی فراہم کی گئی جسے کئی ماہ بعد روایتی مینٹن میں بدل دیا گیا۔



بشکرہ ہوسلن واچ کمپنی

جو بس ورنے کے ناول پر ہالی ووڈ میں بڑے بجٹ کی ایک زبردست فلم ’راؤنڈ ڈی ورلڈ ان ایلٹی ڈیز بیٹا گئی جس نے بہترین فلم سمیت پانچ آسکر انعام حاصل کئے۔ اس فلم کو آٹھ انعامات کے لئے نامزد کیا گیا تھا۔ اس میں کلیدی کردار فیلپس فوگ کا تھا۔ یہ ایک سنگی انگریز تھا جس نے یہ ثابت کرنے کی شرط لگا لی تھی کہ وہ ۸۰ دن میں پوری دنیا کا سیر کر سکتا ہے۔ اسی شرط کو پورا کرنے کیلئے وہ سفر پر نکلا۔ یہ کردار ڈیوڈ نیون نے نبھایا ہے۔ وہ لندن سے دنیا کے سفر پر نکلا اور ٹرین، پانی کے جہاز، ہاتھی اور غبارے سے سفر کرتا رہا۔ اس کے ساتھ اس کا خاص خدمت گار بھی تھا جو کہ ہر طرح کے وسائل کو متحرک کرنے کا ہنر جانتا تھا گویا ہر مرض کی دوا تھا۔ یہ کردار میکسی ٹریبیہ ادا کار کینٹی فلاس نے نبھایا تھا۔ راستے میں ان لوگوں نے ایک ہندوستانی شہزادی اودا کو اپنے شوہر کی چتا پر تپتی ہوئے سے بچایا۔ اودا کا رول جو اس سال اداکارہ شرنی میکلن نے نبھایا تھا۔ فلم کی ہدایت مائیکل اینڈرسن نے دی تھی۔ یہ انتہائی قابل دید فلم تھی۔ اس نے کم و بیش کامیو (پتھر پر ابھرا ہوا کام، جس کی زمین رنگین ہو) کے خیال کی ایجاد کی۔ فرینک سٹرا، مارٹن ڈیویج اور ریڈ اسکلٹن جیسے ستاروں نے بھی کام کیا جو چھوٹے چھوٹے کرداروں میں اچانک پردے پر آتے اور اچانک غائب ہو جاتے تھے تو کبھی کبھی یہ ستارے ہمیں بدل کر آتے۔



اسے میں ڈیپلو ٹیلیو میں

اس سال کا سرفہرست امریکی وی شو ”گن اسموک“ تھا۔ اسے اکثر بالغ ناظرین کیلئے پہلا مشرئی شو کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ریڈیو سیریز سے اخذ کیا گیا تھا۔ گن اسموک میں امریکہ کے بنیادی جذبے کو دکھایا گیا ہے۔ ہر قسط میں کوئی تاریخی پس منظر ہے۔ گن اسموک کی کہانی ۱۸۷۰ کی دہائی میں کنسیس کے ڈان سٹی کی ہے۔ اس سیریز کے ذریعہ عوامی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس میں بینک ڈیکتی بھی ہے۔ مویشیوں کی دیکھ بھال اور گولیوں کا تبادلہ بھی۔ گن اسموک ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۵ء تک ۶۳۵ قسطوں میں دکھایا گیا۔ اس طرح اسے سب سے زیادہ چلنے والا سیریل کہا جاسکتا ہے۔ امریکی پرائم ٹائم ٹیلی ویژن پر کوئی سیریل اتنے زیادہ دنوں تک نہیں چلا۔ اس سیریل کے بنانے والے جان مسن نے ایک بار یونٹی از راہ مزاح کہا تھا ”اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ سیریل اتنے زیادہ دنوں تک چلے گا تو میں اسے کبھی نہیں بناتا۔“

ایسے امریکی کرٹلوں کی، جس پر پانچ ممتاز ہندوستانیوں سمیت ایشیائی آرٹسٹوں نے ڈیزائن کندہ کئے تھے، نمائش مئی ۱۹۵۷ء میں ہندوستان میں لگائی گئی۔ ”ایشین آرٹسٹس ان کرٹل“ نمائش میں ہندوستان کے جاسٹری رائے، پینٹی بھوشن، گویال گھوش، رام مہارنا اور کے ایس گلرٹی سمیت آرٹسٹوں کی چھتیس ڈرائنگس پیش کی گئی تھیں۔ ان کی ڈرائنگس کو امریکی دست کاروں نے نفیس قسم کے سٹیو بن کرٹل پر کندہ کیا تھا۔ یہ ڈیزائن نیویارک پبلک لائبریری میں پرنس کے کیوریٹر کارل کوک نے جمع کئے تھے۔ نیویارک کی اسٹیو بن گلاس کمپنی نے جگ جگ کرتے شفاف کرٹل پر ہاتھ سے ان ڈیزائنوں کو کندہ کیا تھا جن میں بودھ، ہندو اور اسلامی افکار و روایات کی جھلکیاں ملتے تھیں۔ یہ نمائش گلگت، نئی دہلی، ممبئی اور مدراس میں لگائی گئی۔